عجلت سے پرہیز کیجئے

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی مصطلق میں زکوٰۃ وصولی کے لئے روانہ فرمایا۔ قبیلہ والوں نے جب آپ کو آتے دیکھا تو استقبال کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ آپ نے یہ سمجھا کہ یہ لوگ حملہ کرنے کے لئے آرہے ہیں، مرتد ہوگئے ہیں۔ اس خیال کی بناء پر آپ الٹے پاؤں مدینہ واپس چلے آئے اور آکر رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ اسی خبر کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ کے ساتھ روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ جلد بازی سے کام نہ لینا۔ معاملہ کی اچھی طرح سے تحقیق کر لینا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر تحقیق حال کے لئے کچھ لوگوں کو بنی مصطلق والوں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے آکر بتایا کہ وہ لوگ مرتد نہیں بلکہ اذان دیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، اسلام پر قائم ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آگئے اور رسول اللہ ﷺ کو حقیقی صورتحال سے آگاہ کیا۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقُۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَـٰدِمِينَ ﴿٦﴾ ﴾ (الحجرات: ٦) ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو"

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ایک مرتد قبیلہ کو راہ راست پر لانے کے لئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ کے ساتھ بھیجا۔ مجاہدین نے حملہ کر کے انہیں شکست دی۔ دوران جنگ ایک آدمی بھاگا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی نے اس کا پیچھا کیا۔ بھاگنے والے نے جب دیکھا کہ وہ اب پکڑ لیا جائے گا اور قتل کر دیا جائے گا تو چلا کر کہا: لا الہ الا اللہ۔ انصاری صحابی رک گئے اور حضرت اسامہ نے یہ سمجھا کہ یہ آدمی موت کے ڈر سے لا الہ الا اللہ پڑھ رہا ہے۔ اس لئے اسے قتل کر دیا۔ جب یہ لوگ مدینہ پہونچے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ سے فرمایا کہ اے اسامہ! لا الہ الا اللہ پڑھنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت اسامہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی کہتے جاتے کہ اسامہ تم نے اسے قتل کر دیا، اسامہ تم نے اسے قتل کر دیا یہاں تک کہ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میرے دل نے کہا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ (مسلم)

ایسا ہی واقعہ غزوہ بدر کے موقع کا ہے۔ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ جنگ بدر میں قیدی بن کر مدینہ آئے۔ آپ انتہائی قادر الکلام اور بہترین خطیب تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سہیل کے سامنے کے دونوں دانت میں اکھاڑ دیتا ہوں تا کہ یہ اپنے زور خطابت سے اسلام اور مسلمانوں کو آئندہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ انہیں جانے دو۔ شاید آئندہ سہیل سے تمہیں مسرت حاصل ہو۔ سہیل فتح مکہ کے وقت دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد جب مکہ میں چند لوگوں نے مرتد ہونا چاہا تو یہی سہیل ہیں جنہوں نے اپنے زور خطابت سے انہیں ایسا کرنے سے باز رکھا۔

ثبات اور جماؤ، ٹھہراؤ جو عجلت اور جذباتیت کی ضد ہے، اسلام میں بڑی محمود صفت ہے۔ متانت، سنجیدگی، وقار اور ثبات واستحکام ایک مومن کے مزاج کا حصہ ہے۔ مومن جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو جلد بازی کے بجائے سوچ سمجھ کر مضبوطی اور اخلاص کے ساتھ کام کرتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کچھ کرو تو جلد بازی نہ کرو بلکہ سلیقہ سے کرو۔ لوگ تم سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ کتنی جلدی کر لیا بلکہ وہ تو یہ دیکھیں گے کہ کتنے اچھے انداز سے کیا۔ کسی دانا کا قول ہے کہ جس نے جواب دینے میں جلد بازی سے کام لیا وہ صحیح جواب سے محروم رہا، اور جس کی طبیعت میں ٹھہراؤ ہے وہ اپنی مراد پالیتا ہے۔

ایک مسلم کی نماز میں خشوع خضوع اسی وقت آسکتا ہے جب وہ سکون اور وقار کے ساتھ نماز ادا کرے۔ جب دعا کرے تو اللہ کی حمد اور اس کی بزرگی بیان کرے، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا۔ اس نے نہ اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نہ ہی رسول پر درود بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی مچائی۔ آپ ﷺ نے ایک دوسرے نمازی کو دعا کرتے ہوئے سنا کہ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کر رہا ہے۔ آپ پر درود بھیج رہا ہے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: «ادْعُ تُجَبْ، وَسَلْ تُعْطَ» دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی، مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔ (نسائی)

دعا کی قبولیت کے بارے میں جلدی میں نہیں پڑنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي » تم میں ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو جب تک وہ جلدی نہ

مچائے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔اور جلد بازی یہ ہے کہ آدمی دعا کرے اور پھر شکایت کرے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔(متفق علیہ)

عجلت سے بچنے کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «السَّمْتُ الحَسَنُ، وَالتُّؤَدَةُ وَالِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ» اچھی طبیعت،ترک عجلت اور میانہ روی نبوت کے چوبیسویں حصہ میں سے ایک ہے۔(ترمذی)رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تم میں دو صفتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: حلم اور ترک عجلت (مسلم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ: «الأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ» ترک عجلت اور ٹھراؤ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عجلت و جلد بازی شیطان کی طرف سے۔(ترمذی)انسانی زندگی کا عام تجربہ ہے کہ جلد بازی میں اکثر کام خراب ہو جاتا ہے اور آدمی اپنی مراد سے محروم رہ جاتا ہے۔

اچھے کاموں میں جلدی کرنا چاہئے

اچھے کاموں کی ادائیگی میں عجلت اچھی چیز ہے۔یہاں تاخیر اور ٹالنا نقصان دہ ہوتا ہے۔جب آدمی صدقہ کرنا چاہے تو فوراً اس پر عمل کرے۔معلوم نہیں کب حالات بدل جائیں۔بندے کی استطاعت ختم ہو جائے یا لینے والے کی ضرورت پوری ہو جائے اور کیا خبر کہ وہ زندہ بھی رہے یا نہ رہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ» آخرت کے کاموں میں جلدی کرنا چاہئے۔(ابوداؤد)اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے افطار جلد کرنے کی تاکید فرمائی: «لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ» میری امت اس وقت تک خیر سے رہے گی جب تک وہ افطار میں جلدی کرے گی۔ (متفق علیہ) اس کا مفہوم یہ ہے کہ وقت ہونے پر فوراً روزہ کھولے گی اور غیر ضروری تاخیر سے بچے گی۔اسلام ایک مسلمان کا یہی مزاج بناتا ہے کہ وہ اچھے اور نیک کاموں میں تیزی دکھائے کیوں کہ یہی اس کے لیے حصول جنت کا ذریعہ ہیں اور عام زندگی میں اس کا رویہ احتیاط اور ٹھراؤ کا رہے تاکہ وہ جلد بازی کر کے کام نہ خراب کرے اور بالآخر نادم اور شرمندہ ہو۔اس سے شخصیت ہلکی اور بے وزن ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَسَارِعُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِينَ

﴿۱۳۳﴾ (آل عمران: ۱۳۳) ترجمہ: دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف لے جاتی ہے جس کی وسعت زمین و آسمان جیسی ہے اور خدا ترسوں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔